السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث نبوی ہے:

"اِذَاوَقَعَ الذُّبَابُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُم فَاِنَّ فِی اَحَدِجَنَاحَیهِ دَاءً، وَفِی الآخَرِشِفَاءً"

''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی پڑجائے توچاہیے کہ اسے دوبارہ ڈبودے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اوردوسرے میں شفا''

کیا یہ صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے؟اگرکسی نے اس حدیث کاانکارکیا توہووہ خارج ازاسلام تصورکیاجائے گا؟ عصرحاضر میں بعض ڈاکٹر حضرات اس حدیث کی صحت پر کلام کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اس کامذاق اڑاتے ہیں کیونکہ جدید طب کی روسے مکھی وبائی امراض پھیلانے کاایک بڑاذریعہ ہے۔ ابھی تک کسی نے مکھی کوعلاج کی خاطراستعمال نہیں کیا حالانکہ حدیث کہتی ہے کہ اس کے ایک پَر میں شفاہے۔ براہ کرم تسلی بخش جواب سے نوازیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں ذیل میں اختصار کے ساتھ چند نکات میں جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

1۔ یہ حدیث صحیح توہے لیکن متفق علیہ نہیں ہے۔ اصطلاحاً متفق علیہ اس حدیث کوکہتے ہیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجودہو۔ زیرنظرحدیث صرف بخاری شریف میں ہے اور بخاری شریف کی حیثیت یہ ہے کہ علماءکرام نے ہر دورمیں اسے قرآن کے بعدسب سے معتبرکتاب مانا ہے۔

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں نہ توکسی اصول دین کاتذکرہ ہے اورنہ اس میں عقیدے سے متعلق کوئی بات کہی گئی ہے، نہ کسی فریضہ دین کا بیان ہے اورنہ حلال وحرام کاتذکرہ ہے، اگرکوئی مسلمان ساری عمراس حدیث سے بے خبررہے تویہ بے خبری اس کی دین داری میں کوئی نقص تصورنہیں کی جائے گی۔ اورنہ اس کے عقیدے میں ہی کوئی خلل ہوگا۔ اب ظاہر ہے اس حدیث کوبنیادبناکرپورے دین اسلام کواستہزاء وتمسخرکانشانہ بنانا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

3۔ یہ حدیث گرچہ صحیح حدیث کے درجے میں ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کا شمارحدیث الاحاد میں ہوتا ہے۔ یعنی تواتر کے ساتھ اس حدیث کی روایت نہیں ہے بلکہ کسی ایک ہی راوی نے اس کی روایت کی ہے۔ حدیث الاحاد کے متعلق علماءحدیث کااختلاف ہے کہ اسے یقین اور حتمی بات کادرجہ حاصل ہے یا محض غالب گمان کی حدتک محدودہے۔ اس بنیادپریہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرکوئی مسلمان حدیث الاحاد کاانکارکردے یااس کے متعلق شک وشبہ میں بتلاہوجائے تواسے خارج ازاسلام تصورنہیں کیاجائے گا۔ ہاں اگرکوئی مسلمان اس حدیث کوبنیادبناکرپورے دین اسلام کامذاق اُڑاتا ہے تواسے بلاشبہ خارج ازاسلام تصورکیاجائے گا۔

4۔ اب رہی یہ بات کہ طب اورمیڈیکل سائنس کی رو، سے یہ حدیث قابل قبول ہے کہ نہیں توآپ جان لیں کہ بے شمارماہرین علم طب نے اس حدیث کی حمایت میں اپنی راویوں کااظہارکیا ہے۔ مثال کے طورپر میں ڈاکٹرامین رضا(اسکندریہ یونیورسٹی) کے ایک مقالے کاخلاصہ پیش کرتاہوں۔ یہ مقالہ میگزین "التوحید" میں سن 1977ء میں شائع ہواتھا۔ وہ لکھتے ہیں:

1۔ کسی شخص کویہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی حدیث نبوی کامحض اس بنیادپرانکارکردے کہ وہ جدیدعلوم سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ جدیدعلوم توہنوزترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ ترقی کے اس سفرمیں جدیدعلوم اورجدیدنظریات میں تبدیلیاں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ آج ایک نظریہ صحیح ہے توکل اسے غلط قراردیاجاتا ہے۔

2۔ اس حدیث یاکسی بھی حدیث کومحض اس بنیادپرماننے سے انکارکردیناکہ وہ عقل سلیم سے متصادم ہے سراسر غیرمعقول سی بات ہے۔ حدیث عقل سے متصادم ہورہی ہے تواس میں ہماری عقل کاقصورہے، حدیث کانہیں۔ ہماری عقل توہنوزناپختہ ہے اورہماراعلم ابھی تک کافی محدودہے۔ اورجوباتیں ابھی تک ہمارے علم کے احاطے میں نہیں آسکی ہیں وہ بے شماراورلامحدودہیں۔ اس کے مقابلے میں وہ باتیں جن تک ہمارے علم کی رسائی ہوسکی ہے، وہ توبہت محدودہیں۔ اگرانسان یہ تصورکرلے کہ اب اس کاعلم مکمل ہوچکا ہے اور تحقیق وجستجو کے سارے میدان سرکیے جاچکے ہیں۔ تویہ انسان کی علمی موت ہے۔ اس لیے اگرحدیث عقل سے ٹکراتی ہے تو انصاف کی بات یہی ہے کہ قصورہماری عقل کاہے کیوں کہ ہماری عقل اورعلم کوبہت سارے میدان سرکرنے ہیں۔

3۔ یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ مکھیوں کے ذریعے علاج کرنے کاتصورمیڈیکل سائنس میں بالکل مفقودہے۔ پُرانے زمانے میں بھی مکھیوں کے ذریعے مختلف علاج ہوتے رہے ہیں اورعصرحاضر میں بھی سرجری کے بعض شعبوں میں مکھیوں کے ذریعے علاج کیاگیا ہے۔ رواں صدی کی پہلی تین دہائیوں میں تومکھیاں اسی مقصد کےلیے پالی جاتی تھیں۔ اس علاج کی بنیادیہ ہے کہ مکھیوں میں کچھ ایسے بکٹیریا کاانکشاف ہواہے جوجراثم کُش ہیں۔ انہیں جراثیم کی سرکوبی کےلیے استعمال کیاجاتا ہے۔

4۔اس حدیث میں اس بات سے خبردار کیا گیا ہے کہ مکھیوں میں بیماری کے جراثیم ہیں اور اس بات کا انکشاف جدید سائنس نے صرف دو صدی قبل کیا ہے۔

5۔اس حدیث میں اس بات کی بھی خبر دی گئی ہے کہ مکھیوں میں شفا کا پہلو بھی ہے۔یعنی کچھ ایسے مادے ہیں جو جراثیم کش ہیں اور اُس زہر کا اثر زائل کرنے والے ہیں جو زہر خود یہ مکھیاں لے کر آتی ہیں۔میڈیکل سائنس کے مطابق بکٹیریا جب ایک خاص تعداد میں ہوتے ہیں تو ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ان میں کا ہر ایک کچھ زہریلے مادوں کی پچکاری سے دوسرے کی جان کے درپے ہوتا ہے۔اس زہریلے مادوں کو علاج کی خاطر استعمال کیا جاتا ہے جسے ہم اصطلاح میں "مضاد حیوی "یعنی (Anti.Biotic) بھی کہتے ہیں۔فی زمانہ مضاد حیوی دواؤں کا استعمال زوروں پر ہے۔

6۔یہ حدیث اس بات کی تعلیم تو نہیں دیتی کہ ہم مکھیوں کا شکار کریں اور پھر زبردستی اپنے برتن میں ڈبوئیں تاکہ اس سے شفا حاصل کرسکیں اور نہ اس بات کی طرف آمادہ کرتی ہے کہ ہم اپنے برتن کھلے رکھیں یا گھر گندا رکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مکھیاں آئیں۔بلکہ اس کے برعکس بے شمار ایسی حدیثیں ہیں جو صفائی اور ستھرائی کی تعلیم دیتی ہیں بلکہ اس کی تائید کرتی ہیں۔

7۔اس حدیث سے یہ مفہوم بھی نہیں لیا جاسکتا کہ اگر کسی کے برتن میں مکھی گرجائے اور اسے اس پانی یا کھانے سے کراہت محسوس ہورہی ہے تو اسے زبردستی کھانے یا پینے پر مجبور کیا جائے۔اسے کراہت محسوس ہورہی ہو تو وہ شوق سے اس پانی یا کھانے سے ہاتھ ہٹالے۔

8۔یہ حدیث اس بات سے ہمیں نہیں روکتی ہے کہ ہم مکھیوں کے خاتمے کےلیے ہر ممکن تدبیر اختیار کریں۔اور یہ حدیث اس بات کی بھی تعلیم نہیں دیتی کہ ہم مکھیوں کی پرورش کریں اور پھر ان سے شفا حاصل کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

احادیث،جلد:1،صفحہ:64

محدث فتویٰ